بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوۃ کی رقم براہ راست مدرسے کی تعمیرات میں خرچ کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے اپنے گاؤں میں ایک مدرسہ بنایا، اس مدرسے میں بچے اور بچیاں پڑھتی ہیں، کچھ عرصہ قبل جب مدرسے کی تعمیرات جاری تھیں، تو مدرسے کے لئے دو تین افراد نے مجھے زکوۃ کی رقم دی اور میں نے زکوۃ کی وہ رقم ڈائریکٹ تعمیرات میں خرچ کردی، براہِ کرم شرعی رہنمائی فرمائیں کہ میرا زکوۃ کی وہ رقم بغیر حیلہ شرعیہ کے مدرسے کی تعمیرات میں خرچ کرنا کیسا تھا؟ اگر درست نہ تھا، تو اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ جن لوگوں نے زکوۃ دی تھی، ان کی تفصیل مجھے معلوم ہے۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا زکوۃ کی رقم بغیر حیلہ شرعیہ کے مدرسے کی تعمیر میں خرچ کرنا، جائز نہیں تھا اور اس طرح دینے والوں کی زکوۃ بھی ادا نہ ہوئی، کیونکہ زکوۃ کی ادائیگی کے لئے مستحقِ زکوۃ (یعنی شرعی فقیر، غیر ہاشمی) کو مالک بنانا ضروری ہوتا ہے، جبکہ آپ نے مستحقِ زکوۃ کو مالک بنائے بغیر وہ رقم براہِ راست مدرسے کی تعمیرات میں خرچ کردی، اس وجہ سے آپ گناہ گار ہوئے، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ لازم ہے، نیز جن افراد نے زکوۃ دی تھی، ان سب کی رقم بھی بطورِ تاوان اپنی جیب سے واپس کریں اور ان کو اطلاع بھی دیں کہ وہ اپنی زکوۃ درست مصرف میں خرچ کریں۔ مدرسے کی تعمیر میں پہلے جو رقم آپ نے خرچ کی وہ آپ کی طرف سے بطورِ تبرع (نفلی صدقہ) کہلائے گا۔ البتہ زکوۃ دینے والے افراد تاوان معاف کرنا چاہیں، تو معاف کرسکتے ہیں، اس صورت میں انہیں مدرسے کی تعمیرات میں خرچ کرنے کا ثواب ملے گا، لیکن یاد رہے کہ معاف کردینے سے ان کی زکوۃ ادا نہیں ہو جائے گی، بلکہ ان لوگوں کو نئے سرے وہ زکوۃ دینی ہوگی۔

تبیین الحقائق میں ہے: "لا یجوز ان یبنی بالزکاۃ المسجد، لان التملیک شرط فیھا ولم یوجد و کذا لا یبنی بھا القناطر و السقایات و إصلاح الطرقات و کري الانھار والحج والجھاد و کل ما لا تملیك فیه" ترجمہ: زکوۃ کو مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا، جائز نہیں ہے، کیونکہ زکوۃ کی ادائیگی کے لئے (مستحقِ زکوۃ کو) مالک بنانا شرط ہے اور یہاں یہ شرط نہیں پائی جاتی، یونہی پلوں، پانی کی سبیلوں کی تعمیر، راستوں کی مرمت، نہروں کی کھدائی، اور حج و جہاد میں زکوۃ کو خرچ کرنا، یونہی ہر اس چیز میں جس میں تملیک کی شرط نہ پائی جائے، اس میں زکوۃ خرچ کرنا، جائز نہیں ہے۔" (تبیین الحقائق، کتاب الزکاۃ، جلد 1، صفحہ 300، مطبوعہ ملتان)

فتاوی رضویہ میں ہے: "پھر (زکوۃ) دینے میں تملیک شرط ہے، جہاں یہ نہیں جیسے محتاجوں کو بطورِاباحت اپنے دستر خوان پر بٹھا کر کھلا دینا یا میت کے کفن دفن میں لگانا یا مسجد، کنواں، خانقاہ، مدرسہ، پل، سرائے وغیرہ بنوانا، ان سے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 110، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بسوطِ سرخسی میں ہے: "اما ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی قال: ھو مامور باداء الزکاۃ وقد ادی غیر الزکاۃ، فکان مخالفا ضامنا۔۔۔لولم نوجب الضمان ادی الی الحاق الضرر بالموکل، لانہ لا یتمکن من استرداد الصدقۃ من الفقیر ولا تضمینہ والضرر مدفوع، فلھذا اوجبنا الضمان بکل حال" ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ وکیلِ زکوۃ، زکوۃ کی ادائیگی پر مامور تھا، لیکن اس نے زکوۃ کے علاوہ میں (اس رقم کو) خرچ کر دیا، تو یہ اپنے مؤکل کی مخالفت کرنے والا، ضامن ہوگا۔۔۔ یہاں اگر ہم ضمان لازم نہ کریں، تو یہ مؤکل کو ضرر پہنچانے کی طرف لے جائے گا، کیونکہ شرعی فقیر سے صدقہ واپس لینا بھی ممکن نہیں اور نہ اسے ضامن بنا سکتے ہیں، اور (شریعت میں) ضرر کو دور کیا گیا ہے، لہذا ہم نے ہر صورت میں وکیل پر ضمان واجب قرار دیا ہے۔ (بسوط سرخسی، کتاب الزکاۃ، جلد2، صفحہ 210، مطبوعہ بیروت)

فتاوی فقیہ ملت میں ہے: "زید نے زکاۃ و عشر اور صدقہ فطر کی رقم حیلہ شرعی کے بغیر تعمیر مدرسہ، تنخواہ مدرسین اور دیگر ضروریات میں خرچ کر دی، تو زکاۃ دینے والوں کی زکاۃ ادا نہیں ہوئی اور اس رقم کے خرچ ہو جانے کے بعد اب حیلہ کی کوئی صورت نہیں، جو کچھ خرچ کیا، تبرع ہے، اس پر لازم ہے کہ ان تمام روپیوں کا تاوان دے، ورنہ سخت گناہگار ہوگا اور یہ کہنا عذر نہیں کہ زید کم پڑھا لکھا ہے، حیلہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور مدرسہ کے کسی عالم نے نہیں بتایا، اس لئے کہ علم سیکھنا ہر مسلمان کے لئے بقدرِ ضرورت فرض ہے۔" (فتاوی فقیہ ملت، جلد1، صفحہ 311، شبیر برادرز، لاہور)

جس پر تاوان ہو، اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "اگر وہ کپڑا اس نے تلف کر دیا، یہاں تک کہ اس کا اس پر تاوان لازم آیا اور اس نے وہ تاوان معاف کر دیا، تو معافی صحیح ہے اور نیتِ محمود ہو، تو اجر پائے گا اور یہ خود ایک صدقۂ نفل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 73، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-6632

تاریخ اجراء: 30 ربیع الثانی 1442ھ/16 دسمبر 2020ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net